ماشاء اللہ ولا قوۃ الا باللہ

درین ایام سعادت فرجام بفضل ایزد منعام گلدستۂ اوصاف رسول کریم مسمی بہ

خلق عظیم

باہتمام ارجی غفران محمد عبد الرحمن خان بن حاجی محمد روشن خان مغفور و تربیت یافتۂ حضرت برادر معظم محمد مصطفی خان

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۸۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولا الذی قال فی شانہ وانک لعلی
خلق عظیم علیہ الف الف صلوات وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ ابدا
بعد اسکے جاننا چاہیے کہ خلق نیک کی تعریف قرآن واحادیث مین بہت آئی ہی اور سبب
فلاح دارین ہی اسلیئے اس فقیر محمد قطب الدین نے چاہا کہ کچھ فضائل اوسکے کہ سب
کی گنجایش اس مختصر مین نہین اور بعض اخلاق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لکھون تاکہ لوگ
اتباع اوسکا کرین اور کمال اور عالی رتبہ اپنا جانین اگرچہ کتابین اکثر اس فن کی بنی ہی ہین لیکن مختصر
سے مین فائدہ کی بہت ہی اللہ تعالے ہم سبکو اس سے نفع دے اور نام اس رسالہ کا **خلق عظیم** رکھا **فصل** تفسیر
بحر العلوم مین بیچ تفسیر آیہ وانک لعلی خلق عظیم کے لکھا ہی کہ مراد خلق سے دین اسلام ہی کہ کوئی دین
پسندیدہ اور پیارا اللہ تعالے کے نزدیک اسلام کے برابر نہین ہی اور حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا نے کہا کان خلقہ القرآن یعنے جو کچھ قرآن مین ہی اوسپر آنحضرت عمل کرتے تھے اور
رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان اللہ بعثنی لتمام مکارم الاخلاق وتمام
محاسن الافعال اور براء صحابی کہتے ہین کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
احسن الناس وجہا واحسنہم خلقا لیس بالطویل البائن ولا بالقصیر
اور انس کہتے ہین کہ خدمت کی مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دس برس

۱ اللہ کو سب تعریف ہے جس نے بھیجا ایسا رسول کہ فرمایا اوس کی شان مین کہ بیشک تو بڑی خلق پر ہی اور اونپر ہزار ہزار رحمتین ہون اور اونکی آل اور یارون اور پیرون پر ہمیشہ ۱۲

نہین کہا مجکو اُف کبھے اور نہین کہا مجکو واسطے کسے چیز کے کہ کی مینے کیون کی تونے اور نہ واسطے
کسے چیز کے کہ نہ کی مینے کیون نہ کی تونے اور تھے رسول علیہ السلام بہت اچھے سب لوگو نمین
از راہ خلق کے اور نہین چھوا مینے خز کو کبھے اور حریر کو اور نہ کسے چیز کو کہ بہت نرم ہو رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتیلی مبارک سے اور نہین سونگھا مینے مشک کو اور نہ عطر کو کہ خوشبو
زیادہ رکھتا ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسینے سے اور عبد اللہ بن عمر رض کہتے ہین کہ بلا شبہہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین تھے فحش گو طبعی اور نہ فحش گو بتکلف اور فرماتے تھے آپ خیارکم
احسنکم اخلاقا یعنے اچھے تم مین وہین جو بہت اچھے اخلاق رکھتے ہون اور انس رض کہتے ہین
کہ ایک عورت یعنے بڑھیا سامنے آئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک راہ مین مدینہ کی
راہون مین سے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجکو کچھ آپ سے عرض کرنا ہے فرمایا اے ام فلان بیٹھ جا جس
مدینہ کے کوچہ مین چاہے تو مین بھے بیٹھ جاونگا تیرے پاس پس جا بیٹھی وہ پس بیٹھے اوسکے پاس
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہان تک کہ تمام کی اوسنے عرض معروض اپنی اور یہ بھی انس رض نے
کہا کہ تھی ایک لونڈی مدینے والونکی لونڈیون سے پکڑتی وہ ہاتھہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
اور لیجاتی آپکو جدھر چاہتی یعنے عرض حال کرنیکے لیے اور یہ بھی انس رض نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم جسوقت مصافحہ کرتے کسی شخص سے تو نہ چھوڑاتے آپ ہاتھہ اپنا اوسکے ہاتھہ سے یہان تک
کہ وہی چھوڑاتا ہاتھہ اپنا اور نہین پھیرتے مونھہ اپنا اوسکے مونھہ سے یہان تک کہ وہی پھیرتا مونھہ اپنا
اور نہین دیکھا گیا کہ آپ اپنے زانو بڑھا کر بیٹھتے ہمنشین سے یعنے برابر سبکے بیٹھتے متکبرون کی طرح
آگے بڑھ کر کسی سے نہ بیٹھتے اور عائشہ رض نے کہا کہ نہین مارا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اپنے ہاتھہ سے کسیکو مگر یہ کہ جہاد کرتے راہ خدا مین تو کافرونکو مارتے اور نہین مارا آپنے خادم کو
اور نہ کسے عورت کو اور انس رض نے کہا کہ چلا جاتا تہا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ
اس حالمین کہ آپ اوڑھے ہوئے تھے چادر نجران کی موٹے کنارے کی پس ملا آپ سے ایک اعرابی
اور کھینچا اوسنے آپکو ساتھہ چادر اونکیکے کھینچنا سخت یہان تک کہ دیکھا مینے رسول خدا صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی گردن کے کنارے کی طرف کہ اوسمین نشان ڈالدیا تھا چادر کے کنارے
نے بسبب کھینچنے اوسکے زور سے پھر کہا اوسنے ای محمد حکم کر میرے لیے اللہ کے مال مین سے
جو تیرے پاس ہی پس التفات کیا اوسکی طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر ہنسے پھر
حکم کیا اوسکے لیے دینے کا اور رسول علیہ السلام نے فرمایا اِنَّ اَثقَلَ شَیءٍ فِی مِیزَانِ
المُؤمِنِ یَومَ القِیٰمَۃِ خُلقٌ حَسَنٌ وَاِنَّ اللہَ یُبغِضُ الفَاحِشَ البَذِیَّ اور
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جانتے ہو تم اوس چیز کو کہ بہت داخل کرتی ہی لوگونکو
بہشت مین وہ ڈر اللہ کا ہی اور اچھا خلق جانتے ہو تم اوس چیز کو کہ بہت داخل کرتی ہی لوگونکو
آگ مین وہ دو خالی چیزین ہین یعنے مونہہ اور ستر اور فرمایا لَا عَقلَ کَالتَّدبِیرِ وَلَا وَرَعَ
کَالکَفِّ وَلَا حَسَبَ کَحُسنِ الخُلقِ اور فرمایا اِنَّ المُؤمِنَ لَیُدرِکُ بِحُسنِ خُلقِہٖ
دَرَجَۃَ قَائِمِ اللَّیلِ وَصَائِمِ النَّہَارِ اور فرمایا ڈر اللہ سے جہان ہووے تو یعنے خلوت
اور جلوت اور سفر اور وطن مین اور پیچھے لا برائی کے بھلائی کو کہ مٹا ویگی بھلائی برائی کو اور
معاملہ کر لوگون سے ساتھہ نیک خلقی کے اور جب آئینہ دیکھتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
تو یہ دعا پڑھتے اَللّٰہُمَّ حَسَّنتَ خَلقِی فَاَحسِن خُلقِی اور بعضی روایت مین یون آیا ہی
کہ جب آنحضرت آئینہ دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے اَللّٰہُمَّ کَمَا حَسَّنتَ خَلقِی فَاَحسِن خُلقِی وَحَرِّم
وَجہِی عَلَی النَّارِ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت وقت آئینہ دیکھنے کے یہ دعا پڑھتے تھے
اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی حَسَّنَ خَلقِی وَخُلقِی وَزَانَ مِنِّی مَا شَانَ مِن غَیرِی اور بلا شبہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بُعِثتُ لِاُتَمِّمَ حُسنَ الاَخلَاقِ اور فرمایا کیا نہ خبر دون مین
تمھارے اچھون کی کہا صحابہ نے ہان فرمائیے فرمایا اچھے تمھارے وہ ہین کہ بہت بڑی ہون
عمرین اونکی اور بہت اچھے ہون خلق اونکے اور انس رض سے روایت ہی کہ تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم تھے بہت اچھے لوگونمین از روم خلق کے ایک روز مجکو کسی کام کے لیے جانیکو ارشاد فرمایا پس
کہا یعنے قسم خدا کی نہین جانیکا مین واللہ اور میرے دل مین یہ تھا کہ جاؤنگا مین اوس کام کے لیے کہ

کہ حکم کیا تھا مجکو اوسکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس نکلا مین اوس کام کے لیے یہان تلک کہ گذرا مین لڑکون پر کہ وہ کھیل رہے تھے بازار مین پس ناگہان رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آکر پکڑلی گردن میری پیچھے سے یعنے از راہ خوش طبعی کے پس دیکھا مینے طرف آنحضرت کے اس حالمین کہ آپ ہنستے تھے پس فرمایا کہ ای انیس چلا تو جہان کا حکم کیا تھا مینے تجکو عرض کیا مینے کہ ہان جاتا ہون مین یا رسول اللہ یہ روایت صحیح مسلم مین ہی اور کہا انس رض نے کہ مین خدمت مین آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس حالمین کہ مین آٹھ برس کا تہا خدمت کی مینے آپکی دس برس پس نہین ملامت کی مجکو کبھی کسی چیز پر کہ تلف ہو گئی میرے ہاتھ سے پھر اگر ملامت کرتا مجکو کوئی اونکے گھر والون مین سے تو فرماتے چھوڑ دو اسکو جو تقدیر مین تھا وہ ہوا اور انس رض بیان کرتے تھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال کہ آپ خبر پرسی کرتے بیمار کی اور ہمراہ جاتے جنازے کے اور قبول کرتے دعوت غلام کی اور سوار ہوتے حمار پر دیکھا مینے آپکو دن خیبر کے سوار حمار پر کہ باگ اوسکی کھجور کے پوست کی تھی اور حضرت عائشہ رض کہتی ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گانٹھ لیتے تھے پاپوش اپنی اور سی لیتے کپڑا اپنا اور کام کرتے اپنے گھر مین جیسیکہ کام کرتا ہی کوئی تم مین سے اپنے گھر مین اور کہا عائشہ رض نے کہ تھے آنحضرت ایک آدمی آدمیون مین سے یعنے جیسے اور آدمی ہین ویسا ہی حضرت اپنے تئین جانتے کچھ مشیخت نہ لگاتے اپنے تئین باوجود ایسے عالی رتبہ ہونیکے جوئین دیکھتے کپڑون مین اور دوہتے دودھ اپنی بکری کا اور خدمت کرتے نفس اپنے کی اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک عالم یہودی کا تھا کہ اوسکے کچھ دینار آنحضرت کے ذمہ پر قرض تھے پس اوسنے تقاضا کیا آپ سے آپنے اوسکو فرمایا کہ ای یہودی نہین ہی میرے پاس کچھ کہ دون تجکو یعنے بالفعل نہین ہی جب کچھ آجاویگا تو ادا کرونگا اوسنے کہا کہ مین نہین ٹلنے کا تمہارے پاس سے ای محمد یہان تک کہ دو تم مجکو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اب مین بھی بیٹھتا ہون تیرے ساتھ پس بیٹھے آپ اوسکے ساتھ پس نماز پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر کی یعنے پانچون نماز ونکا وقت اوسی حالت مین گذرا کہ آپ نماز پڑھتے اور اوسکے

پاس ہو بیٹھتے اور اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے اوسکو دھمکاتے یعنے خفیہ پس حضرت
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معلوم کیا دھمکانا صحابہ کا منع کیا اونکو دھمکانے سے
پس عرض کیا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ یہودی قید کرے آپکو ہمکو کیونکر صبر آوے پس فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ منع کیا ہی مجکو رب میرے نے اس سے کہ ظلم کرو نہین ذمی
اور غیر ذمی پر پس جب دن چڑھا کہا یہودی نے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ اور کہا آدھا مال میرا اللہ کی راہ مین تصدق ہی آگاہ ہو جیو قسم خدا کی نہین کیا مینے
آپ کے ساتھ یہ معاملہ مگر اسلیے کہ دیکھو نمین طرف تعریف آپکے جو توریت مین ہی یعنے
فقط امتحان کرتا تہا کہ آپکی تعریف جو توریت مین ہی آپ مین پائی جاتی ہی یا نہین کہ توریت مین
یہ ہی محمد بیٹا عبد اللہ کا جگہ اوسکی پیدایش کی مکہ مین ہی اور جگہہ اوسکی ہجرت کی طیبہ یعنے مدینہ
مین اور ملک یعنے سلطنت اوسکی شام مین ہی یعنے غلبہ اسلام کا وہان بہت ہوگا نہین ہوگا
بدگو اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازارونمین یعنے مانند بازاریونکے اور نہ بتکلف فحش گو اور
بدگو اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور یہ میرا مال موجود ہی پس حکم
بھیجے اسمین ساتھ اوس چیز کے کہ حکم کرے تمکو اللہ اور تہا وہ یہودی بہت مال والا روایت کی یہ
بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ مین اور عطاء بن یسار سے منقول ہی کہ کہا ملا مین عبد اللہ بن عمرو
بن العاص سے کہا مینے خبر دو مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت سے جو توریت مین ہی
کہا اونہون نے ہان خبر دیتا ہون مین تجکو قسم خدا کی تحقیق وہ وصف کیے گئے ہین توریت مین ساتھ
بعض صفت کے جو قرآن مین ہی يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا
وَحِرْزًا لِلْاُمِّيِّيْنَ اَنْتَ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ وَ
لَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ
يَقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یہ سب اپنین
معالم اور درر اور مشکوۃ مین سے نقل ہین ف ان دونون روایتون سے معلوم ہوا کہ ہمارے

نبی برحق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفتیں اور خبریں توریت میں بھی ہیں اور ایسا ہی عبد اللہ بن
سلام جو یہودیوں کے عالم تھے اونکے قصے سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی صفتیں توریت میں دیکھے تھے اور منطبق آپ پر کرکے مشرف باسلام ہوگئے علے ہذا القیاس
اکثر کتب سماوی میں آپکی صفات حمیدہ اور نبی برحق ہونا آپکا مذکور ہی اب جو کوئی قائل
نہو آپکی نبوت کا وہ بڑا بدبخت ہی اور اوپر کی روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صبر کرنا او
نرمی وخوش اخلاقی کرنی باعث مطلب پانی کی ہی چونکہ حضرت نے صبر کیا اور نرمی اور
خوش اخلاقی اختیار کی اوس یہودی کا دل موم ہوگیا اور براہ حق پر آگیا حدیث شریف میں
آیا ہی کہ اللہ نرمی کرنیوالا ہی دوست رکھتا ہی نرمی کو اور دیتا ہی نرمی سے وہ چیز کہ نہیں
دیتا ہی سختی سے اور وہ چیز کہ نہیں دیتا ہی سوائے سختی سے لاریب فیہ نرمی ایسی چیز ہی بعضے علماء
ربانیین کو بھی تجربہ اسکا ہوا ہی جیسے ہمارے مولانا شاہ عبد العزیز صاحب علیہ الرحمہ کے وقت
میں بھی اسکا تجربہ ہوا کہ ایک رافضی شاہ صاحب کے مکان کے پاس رہتا تھا اوسکو شرح ملا
میں ایک مقام حل نہیں ہوتا تھا اوسکا ایک یار منصف تھا اوسنے اوس سے کہا کہ بھائی تمھارے
مذہب کا کوئی عالم نہیں ہی جس سے عقدہ کشائی تمھاری ہو شاہ عبد العزیز پاس چلو وہ
اوسکو سمجھا دینگے وہ شخص شاہ صاحب کی شان میں سخت سست بکنے لگا دوسرے روز پھر اوسنے
تنگدلی اپنی بیان کی بسبب نہ سمجھنے مقام لاحل کے اور اوسکے یار نے پھر کلام سابق کہا اور وہ
شاہ صاحب کو برا بھلا کہنے لگا اور یہ خبریں شاہ صاحب کو پہنچتی رہتی تھیں تیسرے روز بعد قیل
وقال کے طوعاً و کرہاً وہ آیا یہ کہکر کہ خیر چلو پاخانہ میں بھی تو جاتے ہی ہیں ضرورت کے لئے
جب وہ آیا تو شاہ صاحب نے بہت خاطرداری اوسکی کی اور تقریر سہل و واضح سے اوسکو وہ مقام
ایسا سمجھایا کہ اوسکے دل کی گلجھڑی نکل گئی اور توفیق و مدد اللہ تعالے کی دستگیر اوسکی ہوئی
اوسنے شاہ صاحب سے کہا کہ ایک سبق میرا بھی کسی وقت مقرر ہوجائے آپنے فرمایا کہ تم ہمارے مہمان ہو
تمھارے لیئے وقت مقرر کرنا ضرور نہیں جب تم آؤ گے ہم تمکو پڑھا دیا کرینگے غرض کہ وہ

اون ہدایت مآب سے پڑھنے لگا جب شرح ملا تمام ہوئی تو شاہ صاحب نے علم اصول
پڑھایا اصول کے قواعد سے وہ گمراہ اور ہدایت پائی بعد چند روز کے جو وہ بیمار ہوا تو کسیکو
بھیجا کہ میرے اوستاد بزرگوار کو بلا لا شاہ صاحب اوسکے پاس گئے تو اوسنے کہا کہ مولانا صاحب
مینے آپکو اسلئے بلایا ہی کہ جب سے مین آپکی خدمت مین حاضر ہوا تو مینے تو بہ کی مذہب باطل
اپنے سے مین وصیت کرتا ہون کہ مین مرون تو میرے قرابتی گتنے میرے جنازیکو ہاتھ نہ لگاوین
آپ اپنے شاگردون سے میری تجہیز و تکفین فرمایگا سچ ہی نتیجہ اوس نرمی و خوش اخلاقی کا
کا ہوا کہ اوسنے راہ حق پائی مولنا یعقوب صاحب علیہ الرحمہ فرماتے تھے کہ دیکھو اگر شاہ صاحب
بھی مثل اوسکے سختی سے پیش آتے تو وہ کاہیکو راہ یاب ہوتا نرمی نے اوسکو گھیر لیا صدق
اللہ و صدق الرسول اللّٰھم ارزقنا الرفق وحسن الاخلاق ورضاک حاصل
یہ کہ حسن خلق برتنا لوگون سے محمود ترین افعال و روضع صلحا سے اور باعث قبولیت کا دارین
مین ہی اور حقیقت حسن خلق مین اقوال علما کے بہت ہین خلاصہ و نکتہ یہ ہی کہ حسن خلق سنوارنا
اور اچھا کرنا باطن کا ہی اور وہ حاصل ہوتا ہی اچھے ہونے چار قوتکے سے کہ وہ علم اور خشم اور شہوت
اور عدل ہین اسلئے کہ جب قوت علم کی اچھی ہوگی تو حق کو باطل سے اور نیک کو بد سے سب
چیزون مین امتیاز کریگا اور اچھا کرنا خشم اور شہوت کا متابعت شریعت و طریقت سے کرے
اور عدل اور میانہ روی سب کا موتین موافق شریعت اور طریقت کے برتے البتہ جو فعل اور
قول کہ اوس سے صادر ہونگے محمود اور موافق شریعت اور طریقت اور مروت اور عقل کے ہونگے
اور یہی سب حسن خلق ہی اور بعضون نے باطن کے سنوارنیکی یون تقریر کی ہی کہ باطن جب سنورتا
ہی کہ مفسدات قلب کے مثل عقائد باطلہ اور حسد اور بغض اور کینہ اور عداوت اور حب دنیا
وغیر ذالک قلب سے دفع کرے جیسا کہ سمجھا جاتا ہی امام غزالی رحمہ اللہ کے قول سے کہ اونھون نے
کہا اگر کہے تو کہ کیا علاج ہی دفع کرنے شیطان کا اور آیا کفایت کرتا ہی اسکے لیے ذکر اللہ اور کہنا
انسان کا لاحول ولا قوۃ الا باللہ تو جان لے کہ علاج اسکا یہ ہی کہ بند کرے راہین داخل ہونے شیطان کی

اور پاک کرے قلب کو صفات بد سے اور نہین ہی آدمی مین کوئی صفت بد مگر کہ وہ ہتیار
شیطان کا ہی اور راہ ہی داخل ہونے شیطان کی ہان جب اکھڑ جاوینگی قلب سے جڑین ان صفات
بد کی اور آوینگے قلب مین شیطان کے وسوسے تو اونکو ٹھیراو دلمین نہین ہوگا اور روکیگا اونکو
ذکر اللہ تعالے کا اسلئے کہ حقیقت ذکر کی نہین ٹھرتی ہی قلب مین مگر بعد آباد ہونے دل کے ساتھ
تقوے کے اور بعد پاک کرنے اوسکے صفات بد سے والا ہوتا ہی ذکر حدیث نفس کی یعنے وسوسہ
اوسکا نہین تسلط ہوتا ہی اوسکو قلب پر پس نہین دفع ہوتا ہی اوس سے تسلط شیطان کا اور اسیلئے فرمایا
اللہ تعالے نے اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا خاص کیا گیا یہ
ساتھ تقوی اور متقی کے اور مثال شیطان کی مانند کتے بھوکے کی ہی کہ پاس آوے تیرے پس اگر
نہوگی آگے تیرے گوشت روٹی بھاگ جاویگا تیرے دتکارنے سے پس غرض دتکارنا دفع کردیگا
اوسکو اور اگر ہو آگے تیرے گوشت اور ہو وہ بھوکا بلا شبہہ وہ ٹوٹ پڑیگا گوشت پر اور دفع
نہین کریگا اوسکو دتکارنا پس جس قلب خالی ہو قوت شیطان سے بھاگ جاویگا اوس سے نرے ذکر سے
پس اور جب شہوت غالب ہوگی قلب پر پڑیگی حقیقت ذکر کی طرف حواشی قلب کے پس نہین ٹھریگی
اندر قلب کے پس ٹھیریگا شیطان اندر دل کے اور اپر قلوب متقیونکے جو خالی نہین ہوئی اور
صفات بد سے پس اونپر راہ نہین پاتا ہی شیطان بسبب شہوات کے بلکہ بسبب خالی ہونے اونکے
ذکر سے بسبب غفلت کے پس جب ذکر کرنے لگتا ہی تو ہٹ جاتا ہی شیطان اور دلیل اسکی
قول اللہ تعالے کا ہی فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اور تمام آیتین اور اخبار جو وارد ہین ذکر مین اور کہا
ابوہریرہ رض نے کہ ملا شیطان مومن کا کافر کے شیطان سے پس شیطان کافر کا فربہ چکنا چپڑا تھا
لباس پہنے ہوئے اور شیطان مومن کا دبلا پتلا سر کے بال پریشان ننگا بدن سے پس کافر
کے شیطان نے مومن کے شیطان سے کہا کہ کیا حال ہی تیرا کہا اوسنے کہ مین ایسے شخص کے ساتھ
ہون کہ جب کھاتا ہی بسم اللہ کہتا ہی مین بھوکا رہ جاتا ہون اور جب پیتا ہی بسم اللہ کہتا ہی
مین پیاسا رہ جاتا ہون اور جب تیل ڈالتا ہی سر مین بسم اللہ کہتا ہی مین پریشان بال

رہ جاتا ہوں اور جب کپڑا پہنتا ہی بسم اللہ کہتا ہی پس ننگا رہ جاتا ہوں میں کافر کے شیطان
نے کہا کہ میں تعلی ایسے شخص کے ساتھ ہوں کہ نہیں کرتا وہ کچھ اون چیزوں میں سے کہ تو نے ذکر کیا
پس میں شریک ہوتا ہوں اوسکے کھانے اور پینے اور لباس وغیرہ میں اور محمد بن واسع کہ
بہت بزرگ ہیں پڑھتے تھے ہر دن بعد نماز صبح کے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ سَلَّطْتَ عَلَيْنَا عَدُوًّا
بَصِيْرًا بِعُيُوْبِنَا يَرٰنَا هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا نَرٰهُمْ اَللّٰهُمَّ فَاٰيِسْهُ مِنَّا كَمَا
اٰيَسْتَهٗ مِنْ رَّحْمَتِكَ وَقَنِّطْهُ مِنَّا كَمَا قَنَّطْتَهٗ مِنْ عَفْوِكَ وَبَاعِدْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ
كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ جَنَّتِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پس ایک آدمی کی صورت
بن کر آیا ابلیس ایک روز مسجد کی راہ میں اور کہا ای ابن واسع آیا پہچانتا ہی تو مجکو کہا ابن واسع نے
کہ کون ہی تو کہا اوسنے لعین ہوں یعنے شیطان ہوں جو سب لعنت کرتے ہیں مجکو کہا ابن واسع
نے کہ کیا چاہتا ہی تو کہا ابلیس نے کہ یہ چاہتا ہوں کہ نہ سکھاوے تو یہ تعوذ کسیکو کہا ابن واسع نے
کہ واللہ نہیں منع کرونگا میں اوس شخص کو کہ پڑھے اسکو پس کر اب جو چاہے تو اور فرمایا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہیں چلتا ہی شیطان اوس راہ میں کہ چلتا ہی اوسمیں عمر اور یہ اسلیے تھا
کہ دل اونکا پاک تھا شیطان کے دخل سے اور اوسکے قوت سے کہ وہ شہوات ہیں پس جب طمع
کریگا اسمیں کہ دفع ہو تجسے شیطان نرے ذکر سے جیسا کہ دفع ہوا عمر رض سے تو ہوگا یہ محال اور ہوگا
تو مانند اوس شخص کے کہ طمع کرے دوا کے پینے میں پہلے پرہیز کرنیکے اور معدہ بھرا ہو غلیظ
کھانوں سے اور طمع کرے اسکی کہ نفع دے مجکو دوا جیسیکہ نفع دیا اوسکو کہ پی دوا بعد پرہیز
کرنیکے اور خالی ہونے معدہ کے پس ذکر اللہ دوا ہی اور تقوی پرہیز کرنا ہی کہ خالی کرتا ہی دل کو
شہوات سے پس جب اوتریگا ذکر اللہ اوس دل میں کہ خالی ہو غیر ذکر اللہ سے دفع ہوگا اوس سے
شیطان جیسیکہ دفع ہوتی ہی بیماری اوترنے دوا سے اوس معدہ میں کہ خالی ہو کھانوں سے جیسا
کہ فرمایا اللہ تعالے نے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ یعنے بلاشبہ اسمیں البتہ نصیحت
ہی اوسکے لیے کہ ہو اوسکے لیے دل خالی برائیوں سے اور علاج حاصل کرنے میں صفت خیر یعنے حسن

خلق کا یہ ہے کہ جو کچھ کہ افعال اور اقوال اور اخلاق بد ہوں اور نفس اونکے کرنیکا حکم کرے تو خلاف
اوسکے عمل میں لاوے ہوتے ہوتے سب اخلاق اوسکے پسندیدہ اور عادت ہو جائینگے
اور علاج اسکا یہ ہے کہ جو خلق حسن کہتے ہیں کہ وہ مقرب اور طالب مولیٰ ہیں اونکی صحبت میں بہت
رہے ضرور تاثیر صحبت کی ہوگی اور سنت اور سیرت رسول علیہ السلام کی کہ اوپر مذکور ہوئیں
ملحوظ رکھے اور اون پر عمل کرے کہ اصل سبکی یہ ہے اور حضرت کی سیرت ملحوظ رکھنے کے لئے
ایک یہ حدیث جامع بھی کافی ہے ابو سعید خدری رض نے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جانور
کو گھانس دیتے اور شتر کو باندھتے اور گھر کو جھاڑتے اور بکری کو دوھتے اور پاپوش گانٹھہ لیتے اور کپڑے کو پیوند
کرتے اور اپنے خادم کے ساتھہ کھانا کھاتے اور جب خادم ماندہ ہوتا اپنے ہاتھہ سے اناج پیستے یا اوسکی
مدد کرتے اور بازار سے جو کچھہ خریدتے اپنی چادر میں گھر میں لاتے اور درویش اور تونگر اور بزرگ
اور خرد سے پہل ساتھہ سلام کے کرتے اور مصافحہ کرتے اور درمیان آزاد اور غلام اور
سیاہ و سفید کے فرق نکرتے اور کپڑے رات دن کے ایک ہی رکھتے اور جو عاجز اور خاک آلودہ
کہ اونکی دعوت کرتا تشریف لیجاتے اور جو کچھہ آگے لے آتا اگرچہ تھوڑا ہوتا حقیر نجانتے اور
کھانا شب کا صبح تک نرکھتے اور کھانا صبح کا شام تک نرکھتے نیک خو کریم طبع نیک معاش
کشادہ لب خندہ اور غمگین بے ترش رو اور متواضع بے مذلت اور باہیبت بے سختی اور سخی
بے اسراف تھے اور سبھوں پر رحیم اور نیکدل رہتے اور ہمیشہ سر جھکائے رکھتے یعنے از راہ عاجزی
و تواضع کے اور کسی شخص سے اور کسی چیز کے توقع اور طمع نرکھتے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ابدا
ابدا انتہی پس جو کوئی سعادت دو جہانی چاہے اسکی پیروی کرے اور حقوق لوگونکے موافق
شرع اور طریقت کے ضایع نکرے اور مجمل حقوق تمام خلائق کے آپسمیں یہ ہیں کہ کسی مسلمان کو خواہ
زندہ ہو خواہ مردہ حقیر نجانے اور دنیا کو دین پر مقدم نرکھے اور بے تجربہ کے ہر ایک پر اعتماد نکرے
اور احتیاج اپنی حتی الامکان کسیکے آگے نلیجاوے اور حاجتیں اورونکی جہان تک ہو سکے
روا کرے اور ظن بد کسی پر نلیجاوے اور قول و فعل مومن کو جب تک ہو سکے حمل تاویل

نیک پر کرے اور اگر کوئی کچھہ نہ دیوے تو دشمن اوسکا نہو جاوے اور لوگونکی ایذا پر تحمل کرے
اور سیاہ بدلہ دینے برائی اور اونکے نہو اور اگر صبر نہو سکے تو بدلہ برابر لے اور آپ ایذا کسیکو
نہ پہنچاوے اور اکثر اونکی صحبت سے دور رہے اور سوائے اہل علم اور صلاح کے صحبت نرکھے
اور پیروی اونکی بھلائی مین کرے اور شر کو نادیدہ و ناشنودہ جانے اور برائی کے کرنیوالونکو
نرمی سے منع کرے اور ہر مجلس و مجمع مین حاضر نہو اور ٹھٹھے اور خوش طبعی سے دور رہے
اور تمام امور مین میانہ روی اختیار کرے کہ افراط و تفریط سب جگہہ بری ہے اور چاہیے کہ
باوقار بے تکبر رہے اور متواضع بے ذلت ہو اور فحش اور غیبت اور مانند انکے خو نہ کرے
اور زیادہ گوئی سے دور رہے اور سوائے سخن مفید دین یا دنیا کے کسی سے نکہے اور عیوب
لوگونکے پوشیدہ رکھے اور متجسس اپنے عیبونکا ہو کہ اونکے دفع مین کوشش کرے اور کسیکو ہاتھہ
اور زبان سے ایذا نہ پہنچاوے مگر کہ امر شرعی مین ہو تو ضرور ہے اور صحبت اہل دنیا اور اہل معاصی سے پرہیز
کرے اور خلائق کی واہیات باتون پر کان نہ لگاوے یعنے سنے نہین اور اپنے سے کم رتبہ کو
نظر کر کے ہر حال مین صابر و شاکر اور متوجہ الی اللہ رہے اور اپنے سے اعلی پر نظر کر کے مشوش
اور حاسد نہو اور خیرخواہ خلائق کا رہے اور امر بالمعروف اور نہی منکر سے عند القدرت باز
نرہے مگر کہ خوف جان اور مال اور آبرو کا ہو تو اس صورت مین کراہت دل اوس امر اور اوس
شخص سے کافی ہے تمام ہوا مضمون بحر العلوم کا اور کچھہ حدیثین فضائل اخلاق کی مشکوۃ مین سے
زائد کی گئین ہین اور تفسیر مدارک مین لکھا ہے اسی آیہ کریمہ وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کے تفسیر
مین کہ کہا بعضے وہ یہ خلق ہے جو حکم کیا اللہ تعالے نے اپنے قول مین خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ
وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ یعنے اختیار کر عفو کو اور حکم کر اچھی بات کا اور مونھہ موڑ جاہلون سے حاصل
یہ کہ ان باتون پر عمل کرنا خلق عظیم تھا اور کہا عائشہ رضہ نے کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰن یعنے جو کچھہ
مکارم اخلاق قرآن مین مذکور ہین حضرت مین سب پائے جاتے تھے اور آپ عامل اونکے تھے اور
حضرت کے خلق کو جو بڑا فرمایا اسلیے کہ دونون جہان سے غرض نرکھی اور بھروسا کیا اونکے خالق پر

انتہی اور تفسیر روح البیان مین اس آیۃ کریمہ کی تفسیر مین لکھا ہی کہ کوئی مخلوق مین سے تعریف
حضرت کی نہین کر سکتا بسبب متخلق ہونے حضرت کے اخلاق خداتعالے کے پر اسی سبب سے آپ کفار
کی ایذا کے متحمل ہوتے تھے کہ کوئی بشر ویسا متحمل نہو سکے اور آپ صبر کرتے تھے اللہ تعالے کی مدد سے
جیسا کہ فرمایا وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللّٰهِ یعنے صبر کر اور نہین ہی صبر تیرا مگر اللہ کی مدد سے
اور امام رازی لکھتے ہین کہ خُلق ایک ملکہ نفسانیہ ہی کہ جسمین وہ ہوتا ہی اوسپر اچھے افعال کرنے
سہل ہوتے ہین اور کرنا اچھے افعال کا اور چیز ہی اور اونکا سہل ہونا اور چیز ہی پس وہ حالت کہ
باعتبار اوسکے حاصل ہو یہ سہولت اوسکو خُلق کہتے ہین اور خُلق اسکا نام رکھا بسبب راسخ
و ثابت ہونے اوسکے کہ ہوا وہ بمنزلہ اوس خلقت کے کہ مجبول ہوتا ہی اوسپر انسان اگرچہ
محتاج ہی وہ ملکہ راسخ ہونے مین طرف بہت مجاہدہ اور ریاضت کے اور اسیلیے کہا ہی علما نے
کہ خُلق بدل جاتا ہی بسبب مصاحبت اور معاملہ کے کہ خلق اچھا برا ہو جاتا ہی اور برا اچھا
بحسب حال مصاحبون کے اوسکے عمل کرنیکے جیسا کہ حدیث مین آیا ہی اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ
فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ اور فرمایا ع لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْأَهْوَاءِ وَالْبِدَعِ الخ اور اسی سبب
سے ہی مصاحبت نیکون کی اچھی کہ حکم ہی اوسکے حاصل کرنیکا اور مصاحبت بدونکی بری
ممنوع اور ایسی بدل جاتا ہی خُلق کوشش کرنے سے اوسکے اسباب مین اسیلیے ارواح کے طبیبون
نے تصنیف کی ہین کتابین علم اخلاق مین واسطے بیان کرنے اون چیزون کے کہ باعث صحت
روحانی کی ہین اور اون چیزون کے کہ مرض روحانی ہین جیسیکہ بدن کے طبیبون نے کتابین
علم ابدین مین لکھی ہین واسطے بیان سبب ہر مرض کے اور اوسکے علاج کے اور مفرد بیان فرمایا
خُلق کو اور صفت لائے اوسکی عظیم جیسیکہ صفت لائے قرآن کی عظیم تاکہ آگاہ کرین اسپر کہ حضرت
علیہ السلام کا خلق جامع تھا واسطے تمام اچھے خلقون کے جمع تہا اوسمین شکر نوح ع کا اور خلّت
ابراہیم کی اور اخلاص موسےٰ اور صدق وعدہ اسمعیل اور صبر یعقوب ع و ایوب اور عذر کرنا
داود کا اور تواضع سلیمان اور عیسے کا وغیرہا اخلاق تمام انبیاء علیہم السلام کے جیسیکہ کہا بعض

عارفین نے سے لِكُلِّ نَبِيٍّ فِي الْاَنَامِ فَضِيلَةٌ ۔ وَجُمْلَتُهَا مَجْمُوعَةٌ لِمُحَمَّدٍ صلعم اور اسی جامع
ہی اس سبکو قول عائشہ رضہ کا کہ جب اونسے پوچھا خلق آنحضرت علیہ السلام کا اونھون نے کہا کہ
کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ یعنے جو اچھے اخلاق قرآن مین ہین آنحضرت صلعم اون پر عمل کرتے تھے اور جو
ممنوعات ہین قرآن مین اون سے بچتے تھے اور ایک روایت مین ہی کہ کہا حضرت عائشہ رضہ نے اوس
پوچھنے والیکے جواب مین اَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ یعنے پڑھو دس آیتین
سورہ مومنون کی پس یہی خلق حضرت کا تھا اور محمد بن حکیم ترمذی نے فرمایا کہ کوئی خلق بزرگتر حضرت
محمد علیہ السلام کے خلق سے نہ تھا کہ اپنی خواہش سے دست بردار ہوگئے اور اپنی تئین بالکل سپرد خدا تعالے
کے کیا اور امام قشیری نے کہا کہ آنحضرت صلعم نہ کسی بلا سے منحرف ہوے اور نہ عطا سے منصرف اور
کہا کہ آنحضرت صلعم کو کوئی مقصود و مقصد سوے خدا تعالے کے نہ تھا اور کہا بعضے بزرگون نے کہ جو کوئی چاہے
یہ کہ دیکھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اون لوگون مین سے کہ حضرت کے زمانہ مین نہ تھے پس چاہیے
کہ دیکھے قرآن کو پس نہین فرق ہی قرآن کے دیکھنے مین اور آنحضرت صلعم کے دیکھنے مین یعنے سراسر متصف تھے
حضرت باوصاف قرآن پس جسنے قرآن کو دیکھا گویا حضرت صلعم کو دیکھا اور بعض نے کہا کہ جو چاہے دیکھنا
رسول علیہ السلام کا تو عمل کرے اونکی سنت پر خصوصًا اوس جگہ کہ مٹ گئی ہو سنت وہان
اسلیے کہ حیات رسول علیہ السلام کی بعد وفات اونکیکے وہ حیات اونکی سنت کی ہی اور جسنے سنت کو چلایا
پس گویا کہ جلایا سب لوگونکو اور منجملہ اخلاق آنحضرت علیہ السلام کیے یہ تھا کہ جو فرمایا صِلْ مَنْ
قَطَعَكَ وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَاَحْسِنْ اِلٰى مَنْ اَسَاءَ اِلَيْكَ اسلیے کہ آنحضرت علیہ السلام
امت کو اوسیکا حکم کرتے تھے جسپر آپ بھی عمل کرتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عَلَيْكُمْ بِحُسْنِ الْخُلُقِ فَاِنَّ حُسْنَ الْخُلُقِ
فِي الْجَنَّةِ لَا مَحَالَةَ وَاِيَّاكُمْ وَسُوْءَ الْخُلُقِ فَاِنَّ سُوْءَ الْخُلُقِ فِي النَّارِ لَا مَحَالَةَ یعنے لازم
کرو اپنے پر حسن خلق کو اسلیے کہ حسن خلق والا جنت مین ہوگا بالضرور اور بچاؤ اپنے تئین بد خلقی
سے اسلیے کہ بد خلق آگ جہنم مین ہوگا بالضرور تمام ہوا مضمون روح البیان کا اور شرح طریقہ محمدیہ

ف میں لکھا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اصل خلقت میں مجبول و مخلوق تھے خلاق نیک
پر بسبب ریاضت کے کچھہ اخلاق حسنہ حاصل نہین ہوا تھا بلکہ محض عطاء الٰہی سے تھا
اور اسلیے ہمیشہ روشن تھے انوار معارف کے آپ کے قلب مبارک مین یہان تک کہ پہنچے نہایت
اعلی رتبہ کو اور اصل ان خصلتون حمیدہ کی کمال عقل کا تھا اسلیے کہ عقل ہی سے فضیلتین حاصل
ہوتی ہین اور بری باتونسے آدمی بچتا ہی کہا وہب بن منبہ نے کہ پڑھا مینے اکہتر کتابونمین کہ
اللہ تعالے نے نہین دی تمام آدمیون کو ابتداء دنیا سے انتہا تک عقل کامل مثل عقل آنحضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت کو سب سے زیادہ عقل کامل عطا ہوئی تھی اور عوارف المعارف مین لکھا
ہی کہ عقل کے سو جزء ہین ننانوین جزء تو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا ہوئے ہین اور ایک
جزء تمام مومنون کو پس ایسے عقل العقلاء کی پیروی کرنی چاہیے اونکے افعال و اقوال و سیرت
و اخلاق وغیرہا کی کچھہ بیان اونکا یہ ہوتا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاپوش اپنی گانٹھہ لیتے اور
کپڑے مین پیوند لگاتے اور اپنے گھر کا کام کرتے اور کاٹتے گوشت گھر والونکے ساتھہ اور کسیکے سامنے نکرتے
آنکھہ اپنی یعنے بسبب حیاء کے اور قبول کرتے دعوت آزاد اور غلام کی اور قبول کرتے ہدیہ یعنے تحفہ
بھیجا ہوا کسیکا اگرچہ وہ گھونٹ دودھہ کا ہوتا یا ران خرگوش کی اور بدلے مین اوسکے آپ بھی کچھہ دیتے
اور کھاتے اوس ہدیہ کو اور نہ کھاتے صدقہ کو اور پتھر باندھتے اپنے پیٹ پر بسبب بھوک کے اور
کھاتے جو کچھہ حاضر ہوتا اور نہ پھیرتے جو کچھہ پاتے اور نہ پرہیز کرتے حلال کھانے سے اور اگر پاتے بھونا
گوشت تو کھا لیتے اور اگر پاتے روٹی گیہون کی یا جو کی تو کھا لیتے اور اگر پاتے حلوا یعنے شیرینی
یا شہد تو کھا لیتے اور اگر پاتے فقط دودھہ بغیر روٹی کے اوسپر اکتفا کرتے اور اگر پاتے تربوز یا
کھجور تازہ اوسکو کھا لیتے نہین کھاتے تکیہ لگا کر اور نہین کھایا آپنے سیر ہو کر گیہونکی روٹی سے
تین دن پے در پے یہان تک کہ وصال ہوا اللہ سے اور کہا عائشہ رضی نے کہ نہین سیر ہوئے گھر کے لوگ محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو کی روٹی سے دو دن پے در پے یہان تک کہ وفات ہوئی رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی اور آیا ہی کہ گذرے ابو ہریرہ رض ایک قوم پر کہ آگے اونکے رکھی تھی ایک بکری بریان

پس بلایا اونھون نے انکو پس انکار کیا انھون نے کھانے سے اور کہا کہ نکلے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
دنیا سے اور نہین سیر ہوئے آپ جو کی روٹی سے بلکہ بھوکے رہتے اور یہ بات بسبب ایثار کے تھی کہ اورونکو کھلاتے
اور آپ نکھاتے نہ بسبب فقر کے اور نہ بخل کے اور آنحضرت بڑے متواضع تھے سب لوگونمین اور بڑی
سکینت و وقار رکھتے تھے بغیر تکبر کے نہین ہوا ملاقی آپکو کوئی چیز امور دنیا مین سے اور پہنتے آپ
جو کچھہ پاتے کبھی کملی چھوٹی سی کبھی چادر حبرہ یمانیہ اور کبھی جبہ صوف کا پہنتے غرض کہ جو کچھہ مباح
کپڑا پاتے پہنتے اور چھاپ حضرت کی چاندی کی تھی پہنتے اوسکو داہنی چھنگلیا مین یا بائین مین اور
سوار کرتے پیچھے اپنے غلام اپنے کو یا اور کسیکو اور سوار ہوتے اوس سواری پر کہ میسر ہوتی کبھی
گھوڑے پر کبھی اونٹ پر کبھی خچر پر کبھی حمار پر اور کبھی پیادہ پا ننگے پاؤن چلتے بغیر چادر اور عمامہ اور ٹوپی
کے یعنے بیان جواز کے لیے اور خوش طبعی کرتے لیکن نہ کہتے سوا بات حق کے ہنستے حضرت بغیر
ٹھٹھے مارنیکے دیکھتے لعب یعنے کھیل مباح کو پس انکار نکرتے اوسپر اور مسابقت کرتے اپنے اہل کے
ساتھہ اور تھین حضرت کے لیے اونٹنیان اور غنم یعنے بکریان اور دنبیان قوت حاصل کرتے اوس سے
اپنے لیے اور اپنے اہل کے لیے اور تھے حضرت کے لیے غلام اور لونڈیان فوقیت نہ ڈھونڈتے اون
پر کھانے اور پہنے مین تشریف لیجاتے اپنے اصحاب کے باغونمین اور نہ حقیر جانتے کسی فقیر کو بسبب
فقر اوسکے اور نہ ڈرتے کسی بادشاہ سے بسبب سلطنت اوسکے بلاتے ہر ایک کو طرف دین خدا کے
ایک ہی طرح کا بلانا اور جسوقت ملتے کسی سے اپنے اصحاب مین سے تو پہل کرتے اوس سے مصافحہ
کے پھر پکڑتے ہاتھہ اوسکا پس تشبیک کرتے اوس سے یعنے اونگلیان اپنی اوسکی اونگلیونمین داخل
کرتے پھر اچھی طرح کھینچتے ہاتھہ کو اور نہین بیٹھتا تھا کوئی پاس حضرت کے اس حالت مین کہ
آپ نماز پڑھتے ہوتے یعنے نفل مگر کہ ہلکی کرتے نماز اپنی اور متوجہ ہو بیٹھتے اوسکی طرف پوچھتے
کہ تجکو کچھہ حاجت ہی پھر جب فارغ ہوتے اوسکی حاجت روائی سے تو پھر نماز پڑھنے لگتے اور تھا
اکثر بیٹھنا آپکا اسطرح کہ کھڑی کرتے دونون پنڈلیان اپنی اور تھامتے اونکو دونون ہاتھہ سے گھیر کے
مشابہ حبوہ کے اور نہین پہچانی جاتی حضرت کی جگہہ بیٹھنے کی جگہہ سے اصحاب اوسکے یعنے ممتاز نہین

ہوتی تھی حضرتؐ کی بیٹھنے کی جگہہ اونکے یاروں کی بیٹھنے کی جگہہ سے اسلیے کہ جہان جگہہ پاتے مجلس مین
وہین بیٹھہ جاتے مانند متکبروں کے مسند تکیہ لگاکر جگہہ خاص مین نہ بیٹھتے اور اکثر بیٹھنا
حضرتؐ کا روبقبلہ تھا اسلیے کہ فرمایا حضرتؐ نے خَیرُ المَجَالِسِ مَا اسْتُقْبِلَ بِہِ
القِبْلَۃَ اور جب سکوت کرتے حضرتؐ تو کلام کرتے ہمنشین آپکے یعنے خاص ہمنشین اور
نہین جھگڑتے تھے صحابہ حضرتؐ کے پاس حدیث مین یعنے جو آپ فرماتے وہ قبول کرتے چون
وچرا نکرتے اور نہین کھاتے تھے آپ گرم کھانا اور فرماتے کہ یہ برکت والا نہین ہی اور بلاشبہہ
اللہ تعالے نے نہین حکم کیا ہی ہمکو آگ کے کھانیکا پس ٹھنڈا کرو اوسکو اور کھاتے تھے آپ اپنے
آگیسے یعنے نہ لوگونکے آگیسے اور کھاتے آپ تین اونگلیونسے یعنے انگوٹھے اور اوسکے پاس کی
دو اونگلیونسے تاکہ نوالہ چھوٹا لیا جاوے اور کبھی چوتھی اونگلی بھی لگا لیتے اور نہین کھاتے
دو اونگلیونسے اور فرماتے کہ یہ کھانا شیطان کا ہی اور کھانیکے بعد اونگلیان چاٹتے اور باسن کو
بھی خوب صاف کرتے اور حضرتؐ جب بیٹھتے لوگونکے ساتھہ اگر وہ کلام کرتے آخرت کا آپ بھی
اونکے ساتھہ وہی ذکر کرتے اور اگر ذکر کرتے کھانے یا پینے کا آپ بھی اونکے ساتھہ وہی ذکر کرتے اور
اگر ذکر کرتے امر دنیا کا تو آپ بھی وہ ذکر کرتے بسبب رفاقت اور تواضع کے ساتھہ اونکے پھر اوٹھتے
اونکے پاس سے اور صحابہؓ کبھی شعر پڑھتے آپکے سامنے یعنے خوش مضمون توحید وغیرہ کے اور ذکر کرتے
بعضی چیزونکا امر جاہلیت سے یعنے قبائح اور حماقت کفر کے حالت کی بیان کرتے اور ہنستے پس
حضرت بھی مسکراتے جب وہ ہنستے اور نہ منع کرتے حضرت صحابہؓ کو مگر حرام سے اور افعال و احوال
حضرت کے تفصیل سے احیاء العلوم مین مذکور ہین اور کتاب مسامرات مین شیخ محی الدینؒ
نے ذکر کیا ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس برائی لوگونکا ذکر نہین ہوتا تھا اور توقیر کرتے
ہر قوم کے کریم یعنے رئیس و بزرگ کی اور حاکم کرتے اوسکو اون پر اور ڈراتے لوگونکو اوس سے بغیر
بد اخلاقی اور تیوری چڑھانیکے کسی سے اور خبرگیری کرتے اپنے اصحاب کی اور پوچھتے لوگونسے
کیا اونکے پاس ہی یعنے خرچ اور اچھا کہتے اچھے کو اور توقیر کرتے اوسکی اور برا کہتے برے کو اور حقیر

صفات مومنین کہ حسن خلق انسان سے حاصل ہونے

جانتے اوسکو اور جامع صغیر سیوطی میں ہی کہ کان صلی اللہ علیہ وسلم اذا تغدی لم یتعشی
واذا تعشی لم یتغدی اور اوٹھاتے اور لاتے حضرت پانی زمزم کا اور بات اسطرح کرتے
کہ بہت اگر کوئی گننا چاہتا تو گن لیتا اوسکو یعنے لفظ لفظ جدے اور واضح ہوتے جلد جلد
بات نکرتے اور حضرت کو پسند تھا دیکھنا سبزے اور پانی جاری کا اور تفصیل اسکی کتب شمائل
نبویہ اور اخلاق محمدیہ میں ہی تمام ہوا مضمون شرح طریقہ محمدیہ کا اور تنبیہ المغترین میں عبد الوہاب
شعرانی نے لکھا ہی کہ جمع کین یحیی بن معاذ نے کچھہ صفتین مومنون کی کہ مومن میں یہ صفتین
حاصل ہون تو مومن کامل ہو بہت حیا والا ایذا اندینے والا کثیر الخیر نہ مفسد بہو سچی بات کا
کثیر العمل راہ حق سے نہ ڈگنے والا قلیل الفضول یعنے زائد حاجت سے کلام اور کام نکرتا ہو
ناتے دارون سے بہت سلوک کرنیوالا میلاپ رکھنے والا یعنے ناتے دارون غیرہ سے وقار
رکھنے والا بڑا صبر و توکل کرنیوالا بہت راضی اللہ تعالی سے جب تنگ رزق ہو بڑا شکر گزار و بردبار
رفوق یعنے رفاقت کرنیوالا بھائی مسلمانون سے بہت عفو کرنیوالا شفقت کرنیوالا نہ لعنت
کرنیوالا نہ ٹھٹھا کرنیوالا نہ عیب کرنیوالا نہ چغلخور نہ غیبت کرنیوالا نہ جلد باز نہ حسد کرنیوالا
نہ کینہ اور بغض رکھنے والا نہ عجب کرنیوالا کہ اچھا کام کر کر اترا وے کہ ہمچو ما دیگرے نیست نہ رغبت
رکھنے والا دنیا میں نہ طویل الامل کہ بڑی آرزو رکھتا ہو زندگانی دنیا اور مال کی نہ بہت نیند
اور غفلت رکھنے والا نہ ریا کار کہ لوگون کے دکھانیکو عبادت کرے نہ منافق نہ بخیل ہشاش
بشاش اور نہ جاسوسی کرنیوالا اور نہ حساس یعنے ٹوہ لینے والا آنکھہ کان سے محبت رکھنے والا
بغض رکھنے والا اللہ زاد اوسکا تقوی ہو یعنے توشہ راہ آخرت کا تقوی ہو اور ہمت اوسکی
عقبی ہو اور ہمنشین اوسکا ذکر خدا ہو اور حبیب اوسکا مولی اوسکا ہو اور سعی و کوشش اوسکی آخرت
کے لیے ہو نہ تکبر اور غصہ کرنیوالا مستقیم سنت و جماعت پر اور ذکر کیے مانند انکے تین سو صفت اچھی
اور رباعی سید ابو الخیر رحمہ اللہ کی بھی خوب جامع ہی اس باب میں ع خواہی کہ شود دل تو چون
آئینہ + دہ چیز برون کن از درون سینہ + حرص و امل و غضب و دروغ و غیبت + بخل

وحسد وریا و کبر و کینہ + ایضاً منہ ؎ خواہی کہ شوی بمنزل قرب مقیم + نہ چیز بنفس خویش فرما تعلیم + صبر و شکر و قناعت و علم و یقین + تفویض و توکل و رضا و تسلیم

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے چار خصلتیں ہین کہ جب ہووین تجھمین پس نہین ضرر ہی تجکو فوت ہونے دنیا کیسے محافظت امانت کی اور سچ بات اور حسن خلیقہ یعنے نیک طبیعت و نیک خلقی اور پرہیزگاری کھانے مین اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رزین صحابی کو کہ کیا نہ بتاؤین تجکو مدار اس کام یعنے دین کا وہ جو پہنچے تو بسبب اوسکے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو لازم کر لینے پر مجلسین ذکر والونکی یعنے ذکر کے لیے اور جب تنہا ہووے تو پس ہلا زبان اپنی کو جسقدر طاقت رکھے تو ساتھہ ذکر خدا کے اور دوستی کر اللہ کی راہ مین اور دشمنی کر اللہ کی راہ مین ای ابو رزین کیا جانتا تو نے کہ تحقیق آدمی جب نکلتا ہی اپنے گھر سے اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات کے لیے پیچھے پیچھے چلتے ہین اوسکے ستر ہزار فرشتے وہ سب دعا بخشش کی کرتے ہین اوسکے لیے اور کہتے ہین ای رب ہمارے اِنَّهُ وَصَلَ فِيكَ فَصِلْهُ یعنے تحقیق یہ ملتا ہی تیری راہ مین پس ملا اسکو اپنی رحمت سے پس اگر طاقت رکھے تو یہ کہ مشقت مین ڈالے اپنے بدن کو بیچ کرنے ان سب چیزونکے تو کر اور فرمایا آنحضرت نے ایکدن اپنے اصحاب کو اِسْتَحْيُوا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ یعنے حیا کرو اللہ سے حق حیا کرنیکا کہا صحابہ نے کہ بلاشبہہ ہم حیا کرتے ہین اللہ سے ای نبی اللہ کے شکر ہی خدا کا فرمایا آنحضرت نہین ہی یہ یعنے نہین ہی حق حیا کہ کہتے ہو تم ہم حیا کرتے ہین لیکن جو کوئی حیا کرے اللہ سے حق حیا کرنیکا تو چاہیے کہ محفوظ رکھے سر کو اور اون چیزونکو کہ جمع کیا ہی سر نے اور چاہیے کہ محفوظ رکھے پیٹ کو اور اون چیزونکو کہ جمع کیا پیٹ نے اور چاہیے کہ یاد کرے موت کو اور گلنے اور بوسیدہ ہونیکو قبر مین اور جو کوئی چاہے آخرت کو ترک کرے زینت دنیا کی پس جو کوئی کرے یہ پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کرنیکا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تین خصلتین ہین کہ جسمین نہووے ایک بھی اونمین سے کتا بہتر ہی اوس سے

19

پرہیزگاری کہ باز رکھے اوسکو خداعزوجل کی حرام چیزون سے یا حلم کہ دفع کرے بسبب اوسکے جہل جاہل کا یا حسن خلق کہ زندگانی بسر کرے بسبب اوسکے لوگون مین۔ روایت جامع صغیر مین ہی اور باقی اوپر کی مشکوۃ مین اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَاٰخِرًا وَظَاہِرًا وَبَاطِنًا وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَبَدًا اَبَدًا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○

الحمد للہ کہ بفضل رب کریم کتاب مستطاب مسمی خلق عظیم تالیف مولانا نواب محمد قطب الدین خان الخیف صاحب دہلوی شہر کانپور مطبع نظامی مین باہتمام اقل الانام محمد عبد الرحمن خان بن حاجی محمد روشن خان علیہما الرحمۃ والغفران فی شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ۱۲۸۶ھ ہجری مین مطبوع طبع خاص و عام مفید خواطر انام ہوی خدای عزوجل ہمین اس کتاب کے انتشاب کے سبب مسلمانون کو اخلاق حمیدہ محمدیہ سے ظاہراً و باطناً شرف اندوز وسعادت آموز فرماوے بجبیبہ و آلہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فقط

اشتہار

وجہ ختم خاتمہ

واسطے سند اس امر کے کہ یہ کتاب چھپی ہوی مطبع نظامی کی ہی مہر اور دستخط مہتمم کے کیے گیے فقط

العبد
عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان حنفی نقشبندی

محمد روشن خان حنفی ۱۲۷۳
محمد عبد الرحمن بن حاجی